

خطبه (۳۶)

(۳۶) وَمِنْ حُكْمَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

اہل نہروان طکوان کے انجام سے ڈراتے ہوئے فرمایا
 میں تمہیں منتبہ کر رہا ہوں کہ تم لوگ اس نہر کے موڑوں اور اس
 نشیب کی ہموار زمینوں پر قتل ہو کر گرے ہوئے ہو گے، اس عالم میں
 کہ نہ تمہارے پاس اللہ کے سامنے (عذر کرنے کیلئے) کوئی واضح دلیل
 ہو گی نہ کوئی روشن ثبوت، اس طرح کہ تم اپنے گھروں سے بے گھر ہو
 گئے اور پھر قضاۓ الٰہی نے تمہیں اپنے پھندے میں جکڑ لیا۔ میں نے
 تو تمہیں پہلے ہی اس تجھیم سے روکا تھا، لیکن تم نے میرا حکم ماننے سے
 مخالف پیمان شکنوں کی طرح انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ (مجبوراً) مجھے
 بھی اپنی رائے کو ادھر موڑنا پڑا جو تم چاہتے تھے۔ تم ایک ایسا گروہ ہو
 جس کے افراد کے سر عقولوں سے خالی اور فہم و دانش سے عاری ہیں۔
 خدا تمہارا بُرا کرے میں نے تمہیں نہ کسی مصیبت میں پھنسایا ہے نہ
 تمہارا بُرا چاہا تھا۔

--☆☆--

فِي تَحْوِيفِ أَهْلِ النَّهَرِ وَابْنِ
 فَآنَا نَذِيرٌ لَكُمْ أَنْ تُصْبِحُوا صَرْعَى
 يَا شَنَاءُ هَذَا النَّهَرِ، وَيَا هَضَامِ هَذَا الْغَائِطِ،
 عَلَى غَيْرِ بَيْنَتِهِ مِنْ رَبِّكُمْ، وَ لَا سُلْطَانٌ
 مُبِينٌ مَعَكُمْ، قَدْ طَوَّحْتُ بِكُمُ الدَّارُ، وَ
 احْتَبَكُمُ الْمِقْدَارُ، وَ قَدْ كُنْتُ
 نَهَيْتُكُمْ عَنْ هَذِهِ الْحُكْمَوَةِ
 فَأَبَيْتُكُمْ عَلَى إِبَاءِ الْمُخَالِفِينَ
 الْبُنَادِيْنِ، حَتَّى صَرَفْتُ رَأْيِي إِلَى
 هَوَاكُمْ، وَ أَنْتُمْ مَعَاشُ أَخْفَاءِ الْهَامِ،
 سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، وَ لَمْ أَنِ. لَا آبَا لَكُمْ.
 بُجُرًا، وَ لَا آرَدُتُ لَكُمْ ضُرًّا.

-----☆☆-----

ٹ جنگ نہروان کی وجہ یہ ہوئی کہ جب تجھیم کی قرارداد کے بعد امیر المؤمنین علیہ السلام کو فد کی طرف پلٹ رہے تھے تو جو لوگ تجھیم کے منوالے میں پیش پیش تھے، یہ کہنے لگے کہ: اللہ کے علاوہ کسی کو حکم ٹھہرانا کفر ہے اور معاذ اللہ! امیر المؤمنین علیہ السلام تجھیم کو مان کر کافر ہو گئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے «لَا حُكْمَ لِلَّهِ إِلَّا لَهُ» (حکم اللہ بخیل مخصوص ہے) کو غلط معنی پہنان کر سیدھے سادھے مسلمانوں کو اپنا ہم خیال بنالیا اور امیر المؤمنین علیہ السلام سے کٹ کر کوفہ کے قریب مقام حروماء میں ڈیرے ڈال دیتے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کو ان ریشدہ دو ایوں کا علم ہوا تو آپ نے صعصعہ ان صوحان اور زیاد این نضر حارثی کو ان عباس کے ہمراہ ان کی طرف روانہ کیا اور بعد میں خود ان کی قیام کا ہاتک تشریف لے گئے اور انہیں سمجھا جما کر منتشر کر دیا۔ جب یہ لوگ کوفہ پہنچتے ہی مشہور کرنا شروع کر دیا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے تجھیم کے معاهدہ کو توڑ ڈالا ہے اور وہ پھر سے شامیوں کے مقابلہ کیلئے آمادہ ہیں۔ حضرت کو معلوم ہوا تو آپ نے اس کی تردید فرمائی جس پر یہ لوگ فتنہ انگیزی کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے اور بغداد سے بارہ میل کے فاصلہ پر نہر کے نیتی حصے میں کہ جسے ”نہروان“ کہا جاتا ہے پڑا تو ڈال دیا۔

ادھر امیر المؤمنین علیہ السلام تجھیم کا فیصلہ سن کر سپاہ شام سے لڑنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے اور خوارج کو تحریر کیا کہ حکمیں نے کتاب و سنت کے بجائے خواہش نفاذی سے کام لیتے ہوئے جو فصلہ کیا ہے وہ ہمیں منظور نہیں ہے، لہذا ہم نے ان سے لڑنے کی ٹھہان لی ہے، تم بھی ہمارا ساتھ دو

تاکہ دشمن کی سرکوبی کی جائے۔ مگر خارج نے اس کا یہ جواب دیا کہ آپ نے جب لکھیم مان لی تھی تو آپ ہمارے نزدیک کافر ہو گئے تھے۔ اب اگر آپ اپنے کفر کا اقرار کرتے ہوئے تو ہم اس معاملہ میں غور کریں گے اور سوچیں گے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

حضرت نے ان کے جواب سے مجھ لیا کہ ان کی سرکشی و مگراہی بہت شدید ہو گئی ہے۔ اب ان سے محی قسم کی امید رکھنا یا کارہے۔ لہذا آپ نے انہیں نظر انداز کر کے شام کی طرف کوچ کرنے کیلئے وادیِ نخلیہ میں پڑا اؤڈال دیا۔ جب لشکر ترتیب دیا جا چکا تو حضرت کو معلوم ہوا کہ لشکر کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ پہلے اہل نہروان سے نپٹ لیں اور بعد میں شام کا رخ کریں۔ مگر حضرت نے فرمایا کہ ابھی ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ، پہلے شام کی طرف بڑھو اور پھر انہیں دیکھ لیا جائے گا لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کے ہر حکم کی تعیین کیلئے بدلتے بدل و جان حاضر ہیں۔ خواہ ادھر پلیے یا آدھر بڑھیے، لیکن ابھی لشکر نے حرکت نہ کی تھی کہ خوارج کی شورش انگیزیوں کی خبریں آنے لگیں اور معلوم ہوا کہ انہوں نے عامل نہروان عبد اللہ ابن خباب اور ان کی لذیذ کو اس پنج سعیت جو اس کے شکم میں تھا ذبح کر دالا ہے اور بنی طی کی تین عورتوں اور امیر بنان صیدا و یہود بھی قتل کر دیا ہے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے حارث ابن مہدی تحقیق حال کیلئے روانہ کیا لیکن یہ بھی ان کے ہاتھ سے مارے گئے۔

جب ان کی شورش انگیزیاں اس حد تک بڑھ گئیں تو انہیں چھنچھوڑ ناضر وری ہو گیا۔ چنانچہ لشکر نے نہروان کا رخ کر لیا اور وہاں پہنچ کر حضرت نے انہیں کہلوایا جیسا کہ جن لوگوں نے عبد اللہ ابن خباب اور بے ہناء عورتوں کو قتل کیا ہے انہیں ہمارے ہوالے کروتا کہ ہم ان سے خون کا قصاص لیں۔ مگر آن لوگوں نے اس کا یہ جواب دیا کہ ہم سب نے مل کر آن کو مارا ہے اور ہمارے نزدیک تم سب کا خون مباح ہے۔ اس پر بھی امیر المؤمنین نے جنگ میں پہلی نیکی، بلکہ حضرت ابو ایوب انصاری کو یہ علام من دے کر آن کی طرف بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے پکار کر آن سے کہا کہ جو شخص اس جہڈے کے پنج آجائے گا اس جماعت سے کٹ کر کوفہ یا مدائن چلا جائے گا۔ اس کیلئے امان ہے اور اس سے کوئی باز پرس نہیں کی جائے گی۔ چنانچہ اس کا یہ اثر ہوا کہ فروع ابن نوبل الشجاعی نے کہا کہ انہیں نہیں معلوم کہ ہم کس بنیاد پر امیر المؤمنین علیہ السلام سے آمداء پیکار ہوئے ہیں اور یہ کہہ کر پانچ سو آدمیوں کے ساتھ الگ ہو گئے اور یونہی لوگ گروہ درگروہ چھٹا شروع ہو گئے اور کچھ لوگ امیر المؤمنین علیہ السلام سے آملے۔ جو لوگ باقی رہ گئے آن کی تعداد چار ہزار تھی۔ (طبری کی روایت کی بنیاد پر ہزار آٹھ تھی)۔ یہ لوگ کمی صورت میں دعوت حق کی پکار سننے کیلئے تیار رہے اور مر نے پر آتا آئے تھے۔

حضرت نے اپنی فوج کو بہل کرنے سے روک رکھا تھا مگر خارج نے کمانوں میں تیر جوڑ لئے اور تواروں کی نیا میں توڑ کر پھینک دیں۔ حضرت علیہ السلام نے اس موقع پر بھی جنگ کے ہولناک تباخ اور اس کے انجام بدے انہیں آکا، کیا اور یہ خطبہ بھی اسی زبر و توقیع کے سلسلہ میں ہے۔ لیکن وہ اس طرح جوش میں بھرے پیٹھے تھے کہ یک لخت سپاہ امیر المؤمنین علیہ السلام پر ٹوٹ پڑے۔ یہ حملہ اتنا بے پناہ تھا کہ پیادوں کے قدم آکھڑ گئے، لیکن پھر اس طرح جمی کے تیر و ننان کے حملے انہیں اپنی جگہ سے نہ بہٹا سکے اور دیکھتے ہی دیکھتے خوارج کا اس طرح صفائیا کیا کہ نو آدمیوں کے علاوہ کہ جنہوں نے بھاگ کر اپنی جان بچائی تھی ایک متفقنس بھی زندہ نہ بچا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کے لشکر میں سے صرف آٹھ آدمی شہید ہوئے۔ یہ جنگ ۹ صفر ۱۳ھ میں واقع ہوئی۔